اسلامیات (لازمی) وقت: 1.45 گھنٹے	دہم 2017ء (دوسرا گروپ)	پرچہ II: (انشائیہ طرز) کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سورۃ احزاب میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: 1- لے پالک بیٹے تمہارے اصلی بیٹے نہیں ہیں، یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔

2- لے پالکوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو اللہ کے نزدیک یہی درست بات ہے۔

3- اگر اصلی باپوں کا پتہ نہ ہو تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں۔

(ii) ترجمہ کیجیے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

جواب: ترجمہ: تم کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔

(iii) سورۃ احزاب میں ازواج النبی ﷺ کو کن دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا کہا گیا؟

جواب: اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور احسن طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور آخرت کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کے لیے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(iv) ترجمہ کیجیے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ

جواب: اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے۔

(v) سورۃ احزاب میں نبی ﷺ کے گھرانے کے بارے میں کیا ادب سکھایا گیا ہے؟

جواب: مومنو! پیغمبروں کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے۔ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔ جب پیغمبر کی بیویوں سے سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

(vi) ترجمہ کیجیے: لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا o

جواب: نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

(vii) سورۃ احزاب میں مسلمان عورتوں کو پردے کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: سورہ احزاب میں مومن عورتوں کو پردے کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں کہ جب گھروں سے نکلیں تو بڑی چادروں کو اپنے چہروں پر لٹکا لیا کریں۔ یہ کام ان کی پہچان کا باعث ہوگا اور تکلیف نہیں دی جائیں گی۔

(viii) ترجمہ کیجیے: فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ o

جواب: تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

(ix) سورۃ الممتحنہ میں حضرت ابراہیمؑ کے کس اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ کے اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا کہ جب انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان بتوں سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں اور تمھارے معبودوں کے کبھی قائل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک الٰہ (اللہ) پر ایمان نہ لاؤ، ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلی عداوت اور دشمنی رہے گی۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں صبر کے مفید نتائج کس طرح سامنے آتے ہیں؟

جواب: مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں صبر کے مفید نتائج سامنے آتے ہیں۔ قوموں پر جب کوئی مصیبت یا بُرا وقت آجائے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر ہی سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر ان حالات میں افراتفری، بدنظمی، مایوسی اور بے عملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ ایسی قومیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت انھی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

(ii) اولاد کی پرورش کی ذمہ داری کس پر ہے اور اس کی دو ذمہ داریاں لکھیے۔

جواب: والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی پرورش، تعلیم اور اچھی تربیت کا اہتمام کریں۔ ان کی دو ذمہ داریاں ہیں:

1- اپنی اولاد کی بہترین انداز سے پرورش کرنا۔

2- اچھی جگہ نکاح کرنا۔

(iii) حضور ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں وراثت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں وراثت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لوگو! اللہ نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کر دیا ہے، اس لیے اب وارث کے حق میں ایک تہائی سے زائد کوئی وصیت جائز نہیں۔

(iv) صفائی کے بارے میں کسی ایک حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: طہارت اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

(v) آدابِ نمازِ جمعہ میں سے کوئی سے دو آداب تحریر کیجیے۔

جواب: آدابِ نمازِ جمعہ کے دو آداب درجِ ذیل ہیں:

1- خطبہ جمعہ نہایت خاموشی اور ادب سے سُنا جائے۔

2- خطبہ جمعہ کے دوران اگر کوئی بول رہا ہو تو اسے منع بھی نہ کیا جائے۔

(vi) دورانِ حج مسلمانوں کے لیے کیا احکام ہیں؟

جواب: حج، اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ حج کے سلسلے میں مکہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے، لہٰذا اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی زبان سے دل آزاری کی جائے نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔

(vii) جہاد کے کوئی سے دو اصول تحریر کیجیے۔

جواب: جہاد کے دو اصول درجِ ذیل ہیں:

1- جہاد کے لیے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو۔

2- علما و مجتہدین کے اداروں نے حالات اور اسباب کا جائزہ لے کر اس کے امکان اور ضرورت

کا فیصلہ دیا ہو۔

(viii) ہمسائے کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا تاکید فرمائی؟

جواب: ہمسائے کے حقوق کے بارے آپ ﷺ نے خاص طور پر تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل بار بار پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں شریک کر دیں۔

(ix) حدیث کے مطابق دنیا میں کس قسم کے لوگوں کو عزت و کامیابی نصیب ہوتی ہے؟

جواب: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو اس (قرآن) کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا اور (بہت سی) دوسری قوموں کو اس (سے غفلت) کی وجہ سے گرادے گا۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کو پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں دنیا میں لوگوں کو عزت اور کامیابی نصیب ہوگی۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے تین (3) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال 4: درج ذیل آیاتِ قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: (4,4)

(الف) قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ

جواب: ترجمہ:

اللہ تم میں سے اُن لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔

(ب) لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۛ

جواب: ترجمہ:

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو (مدینہ کے شہر میں) بُری بُری خبریں اُڑایا کرتے ہیں اپنے کردار سے باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ پھر وہاں تمھارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔

(ج) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جواب : ترجمہ:

عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور اُن لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سوال :5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1,2)

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

جواب : ترجمہ:

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

تشریح:

ذمہ داری اور نگہبانی ایک ایسا فرض ہے، جو کسی بھی انسان کے لیے معاف نہیں ہے۔ حکمران اپنی رعایا کے حقوق کی نگہداشت اور ان کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہے۔ ماں باپ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں جواب دہ ہیں، حتیٰ کہ کسی دفتر کا ایک کارکن بھی اپنے کاموں کا ذمہ دار ہے اور اس سلسلے میں اسے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہونا پڑے گا، لہٰذا لازم آتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو دیانت اور محنت سے ادا کریں۔

سوال :6- قرآن و حدیث کی روشنی میں شکر کی اہمیت لکھیے۔ (5)

جواب : جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ) سوال نمبر 6 (یا)۔

یا

خاندانی نظام کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔

جواب: خاندانی نظام یا عائلی زندگی کی اہمیت:

انسان پیدائش سے موت تک ساری زندگی اپنے خاندان میں گزارتا ہے۔ خاندان کے افراد مختلف رشتوں کی بنا پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ انسانی تمدن کی ابتدا بھی خاندانی نظام سے ہوئی اور اس کی بقا کے لیے بھی اس کا قیام ضروری ہے۔ گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جزو ہے اور معاشرے کے اثرات خاندان پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ معاشرے کی بنیاد خاندانی نظام اور مرد و عورت کی پاکیزہ عائلی زندگی پر ہے۔ اس پاکیزگی کے متاثر ہونے سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی/ ایڈز جیسے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے اسلام نے اللہ کی قائم کی ہوئی حدود پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس پر عمل نہ کرنے کی صورت میں معاشرے کی شیرازہ بندی ناممکن ہے اور معاشرہ انتشار سے نہیں بچ سکتا۔

زوجین کا باہمی تعلق:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا

ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

اس طرح نکاح، ایک جوڑے کے درمیان عائلی زندگی کی جائز بنیاد فراہم کرتا ہے، جس کے نتیجے میں پاکیزہ تعلقات وجود میں آتے ہیں۔ قرآن نے رشتۂ ازدواج کو ''احصان'' کا نام دیا ہے جس کا مطلب ہے ''قلعہ بند ہو کر محفوظ ہو جانا''۔ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد زوجین ''مُحْصِن'' یعنی قلعہ بند یا محفوظ ہو جاتے ہیں۔ غیر اخلاقی حملوں سے بچاؤ کے لیے انھیں ایک مضبوط دیوار اور حصار مل جاتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کے لیے شریکِ رنج و راحت، بے لوث اور غمگسار ہوتا ہے اور مشکلات و مسائل کے حل میں دونوں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں،

یکسوئی نصیب ہوتی ہے، سوچ، غور وفکر اور ذہنی صلاحیتوں میں ایک اُٹھان اور ان کے استعمال میں لانے سے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس زندگی کا لُطف اس وقت حدِ کمال کو پہنچ جاتا ہے جب گھر کے آنگن میں پھولوں جیسے بچے آجاتے ہیں، جو والدین کے آپس کے تعلق کو اور مضبوط کرتے ہیں۔ ہر دو طرف سے محبت و احترامِ باہمی کا زمزم موجزن ہوتا ہے اور گھر واقعی ایک جنت نظر آتا ہے۔

چونکہ نسلِ انسانی کی بقا اور اس کی افزائش اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک عائلی زندگی کا مقصد ہے اور اس پاکیزہ زندگی کا واحد راستہ عقدِ نکاح ہے، ورنہ فطرت کے وہ مقاصد کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جو وہ اپنے سامنے رکھتی ہے، لہٰذا کسی معاشرے کی بنیاد خاندانی نظام اور مرد و عورت کی پاکیزہ عائلی زندگی ہے۔ جب اس بنیاد ہی کو نیست و نابود کر دیا جائے تو معاشرہ کی شیرازہ بندی کس طرح ممکن ہے اور اسے انتشار سے کیوں کر بچایا جا سکتا ہے۔

اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ نے عائلی زندگی کے استحکام اور بقا کے لیے نہایت وضاحت سے ہدایات دی ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کے تعلق کو محبت اور رحمت کا تعلق قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً ؕ (الروم: 21)

ترجمہ: اور اللّٰہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھاری ہی جانوں سے تمھارے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی۔

گویا شوہر اور بیوی کا تعلق ایک طرف تو جبلّت کی تسکین کا باعث ہے اور دوسری طرف باہمی محبت، اعتماد اور رحمت کا ایک رشتہ ان کے درمیان پیدا کرتا ہے۔ دونوں روحانی تعلق کی بنا پر شاہراہِ حیات میں ایک دوسرے کے ہم سفر ہوتے ہیں اور ایک مقدس معاہدے کے تحت ایک دوسرے کے مونس و غمخوار ہیں۔ اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر منصفانہ حقوق مقرر کیے ہیں: وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ: (اور اسی طرح ان (عورتوں) کے حقوق ہیں جس طرح ان کے فرائض ہیں رواج کے مطابق)۔